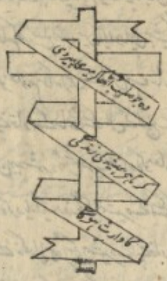
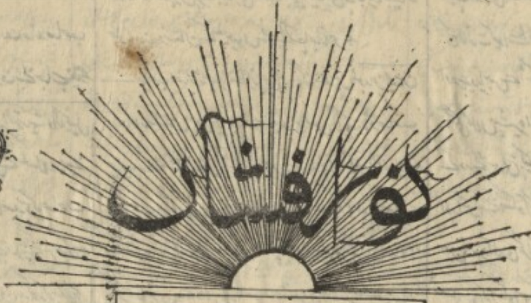






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول ع۱۲

قیمت سالیانہ مع محصول ع۲

نمبر ۲۹ جلد ۱۱

لودیانہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع

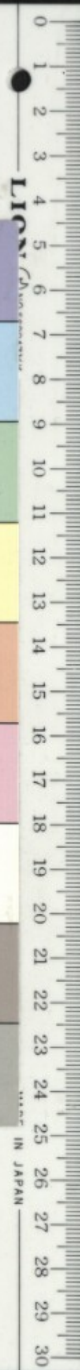
قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

گلدستۂ اخبار

افغانستان کے معاملات کی نسبت آجکل پارلیمنٹ میں مباحثہ ہو رہا ہی= ایوبخان نے ہرات کے تمام اضلاع میں جاسوس بھیجے ہیں= قندھار کا گورنر اس علت میں معزول کیا گیا ہی کہ وہ ایوبخان سے خط وکتابت رکھتا تھا= روس کی ایک جرار فوج موسم سرما آئندہ میں تبت کے علاقہ کی دیکھ بھال کے لئے آنیوالی ہی= سردار محمد حسن خان بادشاہ عنقریب جلال آباد پر حملہ کرنے والا ہی= افریدیوں نے عہد کر لیا ہی کہ ہم امیر کابل سے کبھی دوستی نہیں کرینگے= سرکار انگریزی نے امیر کابل کو پھر جواب دیدیا ہی کہ ہم تمکو ایک کروڑ روپیہ نہیں دیتے= روس کے وزیر اعظم نے حکم دیا ہی کہ کوہ قاف میں کوئی غیر قوم تجارت نکرے= خبر ہی کہ حضور قیصر ہند تخت سلطنت سے کنارہ کش ہونا چاہتی ہیں= تازہ خبر آئی ہی کہ ایوبخان نے ہرات پر حملہ کرکے شکست کھائی ہی= پنجاب کے جیلخانوں کو وسیع یا زیادہ کرنیکی

تجویز درپیش ہی= امریکہ کے جنگی افسروں نے فرانس کے برخلاف چین کی ملازمت اختیار کر لی ہی= لارڈ ڈفرن صاحب ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہونگے= فرانس نے ۵۰ ہزار فوج چین کے مقابلہ کے لئے صوبہ ٹانکین کی طرف روانہ کر دی ہی= دریا کی باڑھ سے سورت کے گرد نواحی علاقے غرق ہوگئے ہیں= کلکتہ کے میڈیکل کالج میں عورتیں داخل ہونے لگی ہیں= مصر میں ہیضہ ترقی پر ہی= جنگ بہادر مرحوم نیپال کی نوجوان لڑکی بمبئی میں بحالت اشتباہ گرفتار ہوئی ہی= امیر کابل نے سردار محمد حسن خان کو ایک قرآن پر یہہ لکھکر کہ میں تجھ سے دغا نکرونگا پیغام بھیجا ہی کہ مخالفت سے باز آؤ اور دوستی کر لو= زار روس کے ایک تاج میں اڑھائی سیر ہیرے ہیں= بنگال احاطہ کے تمام اضلاع میں خاطر خواہ بارش ہوگئی ہی= پختہ خبر ہی کہ روس کا ایک سفیر امیر کابل سے گفتگو کرنے کے لئے کابل میں آنیوالا ہی= خدیو مصر نے ایک مراسلت سلاطین یورپ کی خدمت میں بدیں مضمون روانہ کی ہی کہ جنگ سابقہ میں میرا کچھہ قصور نہیں تھا

اور سب کارروائی عربی پاشا نے کی تھی= کوہاٹ کے آفریدی سرکار انگریزی سے شاکی ہیں کہ نمک کا محصول زیادہ کیوں کر دیا ہی= مہدی کا ذبہ نے کردوخان کے سوداگروں پر ۴ لاکھ روپیہ کا ٹیکس قایم کر دیا ہی= لنڈن میں ایک جاپان کے باشندے نے بارسٹری کا امتحان پاس کیا ہی= کاٹھیاوار میں ۹ آدمی ایک مندر میں جاکر قربان ہوگئے= سلہٹ کے اہل ہنود نے گورنمنٹ ہند میں اطلاع کی ہی کہ ہم یہاں کے اہل اسلام سے تنگ آگئے ہیں اور اپنا وطن چھوڑتے ہیں= سردار فیض محمد خان اور سعید محمد خان نے ایوب خان کو لکھا ہی کہ تم بلا روک ٹوک افغانستان میں چلے آؤ ہم سوا اپنے گروہ کے تمہارے ساتھ ہیں= سلطان روم اپنے ملکی وزیروں سے ناراض ہوگیا ہی اور ارادہ ہی کہ بجائے انکے اور وزیر مقرر کئے جاویں= یونان نے پھر سرحد کا معاملہ سلاطین یورپ کے سامنے پیش کرنیکا ارادہ کیا ہی= روسیوں نے صوبہ کلجا کا قلعہ منہدم کر دیا ہی= ایران سے خبر آئی ہی کہ ریل جو ہرات تک بنائی جاویگی انکی



نور افشاں

—ہم نہایت ہی خوشی سے جناب سید یوسف حامد صاحب حیدر آبادی دکن کا مضمون جو صاحب موصوف نے جناب سید احمد خانصاحب بہادر کی کتاب تبیین الکلام فی التفسیر التوریت والانجیل علیٰ ملت الاسلام کے جواب میں لکھا ہے ہفتہ حال سے سلسلہ وار صیغہ مراسلات میں درج کرنا شروع کرتے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ صاحب موصوف اپنا مضمون متواتر ہمارے پاس بھیجتے رہینگے۔ ہم کو یہہ بھی یقین ہے کہ ہمارے دیگر مسیحی بھائی مضمون مذکور کو بتدریج ملاحظہ فرماتے رہینگے اور اسپر ریویو یا ریمارک یا کسی قسم کا نوٹ جو مفید ہو ہمارے پاس بھیجینگے جس سے نہ صرف دیگر مسیحیوں بلکہ راقم مضمون کی امداد اور معاونت ہو کر اُن کے حوصلہ کو ترقی ہوگی +

ہم خوشی سے اِس امر کا بھی اظہار کیا چاہتے ہیں کہ ہمارے اخبار میں عمدہ مضامین عام اِس سے کہ دینی ہوں یا اخلاقی شایع ہوتے ہیں اور ہمارے معزز مسیحی مصنفوں نے ہمارے اخبار کی ترقی اور امداد کا بیڑہ اُٹھایا ہے اور اپنے عمدہ خیالات سے اِس اخبار کو زیب دیتے ہیں اِن عمدہ مضامین سے نہ صرف مسیحیوں کو بلکہ ہر ملت و مذہب کے لوگوں کو بشرطیکہ غور سے مطالعہ کیے جاویں بہت کچھہ فایدہ پہونچیگا۔ یہہ مضامین زمانہ حال کی ترقی کے عین موافق و مطابق ہونے کے باعث قابل غور ہیں۔ ہمکو یقین ہے کہ ہمارے ناظرین اِس اخبار کی ترقی اور اپنے اہل وطن کی بہبودی و بہتری کی خاطر سعی بلیغ فرماتے رہینگے +

—مدراس یونیورسٹی کے نتایج امتحانات ایم اے و بی اے وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ امسال دیسی مسیحی فیصدی کے حساب سے اہل ہنود و اہل اسلام و دیگر اقوام کے طلبہ سے سبقت لیگئے ہیں جس پر مدراس چرچ مشنری ریکارڈ ریمارک کرتا ہے کہ جنوبی ہندوستان کے دیسی مسیحی بلحاظ لیاقت و قوائے عقلی میں دوسروں سے کم نہیں ہیں اور اگر پینسل خدا کی پاک روح سے موثر ہو تو ملک کے انتظام میں نسبت اوروں کے زیادہ فایدہ پہونچاویگی +

پنجاب کے دیسی مسیحی بھی روز بروز ترقی حاصل کرتے جاتے ہیں اور وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ جبکہ اُنکی نسبت بھی ایسا ہی کہا جائیگا جیسا کہ جنوبی ہندوستان کے مسیحیوں کے لیے کہا جاتا ہے +

—صاحب اخبار ٹائیمز رقمطراز ہیں کہ ماہ گذشتہ میں بلو ربن یونین کا سالانہ جلسہ جس میں جناب مسٹر سٹیونسن بلاک وڈ صاحب پریسیڈنٹ تھے لنڈن اکسٹرہال میں منعقد ہوا جسکی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۳۰۶۳ مقامات میں ۷۶ ہزار ۳ سو ۰۷ جدید ممبروں نے ترک شراب خوری کا اقرار کرکے اپنا نام درج رجسٹر کرایا اور ۲۱ دیگر مقاموں سے ۱۵ ہزار ۹ سو ۴۸ نام درج رجسٹر ہوئے ہیں اور ۴۹ ہزار ۷ سو ۳۰ شرکت دیگر صاحبان کی کوشش سے ہوئے ہیں کل ممبرہ لاکھہ ۸ ہزار ۱ سو ۳۵ ہیں۔ پریسیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ بلو ربن یونین کا پورا پورا فایدہ دریافت کرنا ناممکن ہے مجلسوں کا شمار تقریروں کی تعداد چندہ کی رقومات اور فیسوں کا حساب دریافت کرنا مشکل امر نہیں لیکن اِس کام کے عمدہ نتایج کا اندازہ کرنا ایک امر محال ہے کیونکہ کون جانتا ہے کہ کتنے غلام آزاد ہوئے اور کسقدر خاندانوں نے آرام پایا کسقدر شرابیوں نے اپنی جانوں کو بچایا۔ کسقدر ٹوٹے دلوں پر مرہم لگایا ہے جسکے نتایج آئندہ جہان میں روشن ہونگے +

ہمارے ہندوستان میں بھی کچھہ مدت سے اِس بلو ربن یونین کا چرچا ہوا ہے۔ اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر بڑے بڑے شہروں میں لوگ شراب خوری کو چھوڑ کر اسکے ممبر بنتے جاتے ہیں۔ بعض شہروں میں خوب ترقی ہو رہی ہے۔ حامیان بلو ربن یونین کی خدمت میں التماس ہے کہ اِسطرف زیادہ توجہ کریں اور اہل ہند کو اِس زہر قاتل سے جلد بچاویں +

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ لودیانہ میں بھی مجلس مذکور قایم ہوئی ہے مگر اِس قلیل عرصہ میں بھی بہت ترقی حاصل ہوئی ہے کیونکہ اسوقت تک ممبروں کی تعداد (۱۱) ہے جن میں سے (۵) عیسائی ہیں اور (۲) اہل اسلام ہیں اور (۴) اہل ہنود ہیں اور طرفہ تر ماجرا یہہ ہے کہ یہہ سب کچھہ ایک نوجوان باہمت نیوکرسچین لیڈی کی کارگذاری ہے +

—ہمکو ایک معتبر تحریر سے مندرجہ ذیل کیفیت معلوم ہوئی ہے جسکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ ایک شخص سرکاری پلٹن میں ملازم تھا بہت روز کی ملازمت کے بعد وہ بہت روپیہ جمع کرکے اپنے بھائی اور ہمشیرہ کی ملاقات کیواسطے مقام گھوڑ ضلع انبالہ میں آیا اور اپنی ہمشیرہ کو کچھہ نقد روپیہ دیا جس سے اُسکو معلوم ہوا کہ اِس کے پاس بہت سا روپیہ ہے اور اُسکی کلاں ہمشیرہ اپنے خاوند کے ساتھہ اُسکے مال کے لالچ سے اُسکو ہلاک کرنے کے درپے ہوئی لیکن یہہ مشورہ اُس شخص کے عمزادہ کو معلوم ہوگیا اور اُس نے اُسکو آگاہ کر دیا۔ ایک روز اُسکی ہمشیرہ نے اُسکے کھانے میں زہر ڈالدی مگر اُسنے نہ کھایا پھر اُسکی ہمشیرہ نے اپنے خاوند سے یہہ صلاح کی کہ اِسکو اِسی کی تلوار سے جبکہ وہ رات کو سو جاوے کاٹ ڈالیں چنانچہ رات کیوقت وہ چوبارہ پر سونے کے لیے گیا اور اُسکے پاس اُسکا بھانجا بھی جا بیٹھا۔ تھوڑی دیر کے بعد سپاہی کے بھائی کی بیٹی اپنے گھر اُسکو بلاکر لیگئی اور لڑکا چوبارہ پر سو رہا۔ جب اُسکی ہمشیرہ نے سمجھا کہ میرا بھائی سو گیا ہوگا تو اپنے خاوند سے کہا کہ جا اب تلوار سے کام تمام کر دے۔ اُسکا خاوند گیا اور جاتے ہی تلوار اُٹھا کر اپنے فرزند کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے یہہ سمجھکر کہ سپاہی مر گیا ہے چلا آیا جب صبح ہوئی تو سپاہی باہر سے آیا تو اُسکی ہمشیرہ حیران ہوئی اور چپکے سے جاکر دیکھا تو فرزند کٹا پڑا ہے تب شور و غل مچایا پولیس کو خبر پہونچی پولیس نے سبکو گرفتار کر لیا اب تحقیقات ہو رہی ہے +

اِس حقیقت سے ہمارے ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جو زر اور شیطان کے پھندے میں پڑکیا کچھہ گذر نہ کرینگے اور آخرکار اُنکا نتیجہ کیا ہوگا +

تصحیح غلطی۔ ہمارے پچھلے پرچہ مطبوعہ ۱۲ جولائی سنہ حال میں جو کاتب سے صفحہ ۲۲۱ کالم سوم خاتمہ مضمون ریویو کتاب ہادی الاسلام و مسلمان پر لفظ باقی آئیندہ نہیں لکھا گیا۔ حالانکہ اِس سلسلہ کے پانچ نمبر یعنے دو نمبر ضمیمہ و تیسرا ضمیمہ اور تتمہ نمبر اول دوم و سوم ہونا باقی ہیں۔ ہمارے ناظرین بھی اِس سلسلہ کے متعلق باقی مضمون کے منتظر رہیں +

ولیمز فٹ آن کارنیس پینے نہ تن سے گئے سوا کل علاج جلد کرتی ہے اِس دوا کی قیمت ½ ہے نہیں مقام بمبئی بدکان

معجزہ اور انسانی شہادت

نمبر ۲

ہماری بحث معجزہ ناتمام رہجاوے اگر ہم ڈیوڈ ہیوم صاحب کے اعتراض پر غور نہ کریں یہ شخص پچھلی صدی کا مشہور مورخ اور فلسفی ہے دینی عقیدہ کی نسبت انکاری تھا خدا کی ہستی کو نہیں مانتا تھا اور نہ کسی مذہب کی پابندی رکھتا تھا اس نے کئی ایک کتابیں اخلاقی اور مذہبی لکھیں اس غرض سے کہ دینی بے پیرکاری دنیا میں نہ رہے اُن کے اعتراض کی بنا یہ ہے کہ انسانی شہادت معجزہ کے ثبوت میں کافی نہیں ہے خلاصہ اُن کی تقریر کا یہ ہے +

(۱) نیچر یکساں اور غیر متغیر ہے مگر انسانی شہادت مختلف اور متغیر ہے

(۲) اسواسطے جب نیچر اور انسانی شہادت کے درمیان معارضہ واقع ہو تو چاہیے کہ کمزور مغلوب ہووے اور زور آور غالب +

(۳) معجزہ اور عجائبات کے بیان میں نیچر اور انسانی شہادت کے درمیان معارضہ پایا جاتا ہے +

(۴) انسانی شہادت نیچر سے کمزور ہے اسواسطے چاہیے کہ انسانی شہادت مغلوب ہو اور نیچر غالب ہو تو معجزہ کا ہونا یعنے نیچر کا بدلنا انسانی گواہی سے ثابت نہیں ہو سکتا اس تقریر کو میں نے اُن کے الفاظ سے ترجمہ کیا ہے یا اُسکے قریب قریب لیا ہے اور اسکا جواب دینا چنداں مشکل نہیں کیونکہ ہر ایک شخص جو منطقی قاعدوں سے واقف ہے اسکی کجی اور کمزوری کو فوراً سمجھ لیگا اگرچہ دینی کتابوں میں اس کے جوابات بکثرت دیئے گئے ہیں مگر میں اسکی تردید میں مندرجہ ذیل وجوہات پیش کرتا ہوں +

اول ہیوم صاحب نے اپنی حجت کے کبری میں اُسی بات کو مان لیا ہے جو امر متنازعہ فیہ ہے یعنے نیچر کا متغیر ہونا یا نہونا وہ کہتے ہیں کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر ہے اسکے دو معنے ہو سکتے ہیں اول یہ کہ نیچر اکثر یکساں اور غیر متغیر ہے اگر یہی اُنکا مطلب ہے تو اسکو ہم منظور کرتے ہیں اور ایسی بنا پر معجزہ مبنی ہے دوم یہ کہ نیچر ہمیشہ یکساں اور غیر متغیر ہے یعنے یکساں ہونیکی کیفیت کبھی بدلتی نہیں اگر یہ اُن کا مقصود ہے تو اسکو ہم نہیں مانتے اور یہی امر متنازعہ فیہ ہے یعنے ہم کہتے ہیں کہ نیچر بدلتی اور بدلی ہے اُن کا قول ہے کہ نیچر نہیں بدلتی اور نہیں بدلی اُن کو شایان نہیں کہ اسکو اپنی حجت کا کبری بنا دیں بغیر ثابت کیئے +

وجہ دوم ہیوم صاحب کہتے ہیں کہ انسانی شہادت مختلف اور متغیر ہے یہ اُنکی تقریر کا صغری ہے اسمیں بھی وہی غلطی موجود ہے جو کبری میں دکھائی گئی اس کے بھی دو طرح دو معنے ہو سکتے ہیں اول یہ کہ انسانی شہادت بکثرت ہمکو دھوکہ دیتی ہے یا بہت سی انسانی شہادتیں ایسی ہیں جو جھوٹی ہیں پس اگر یہی اُنکا مطلب ہے تو یہ کسی کے حق میں مضر نہیں نہ دنیا میں نہ فلک یہ ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ شہادت انسانی ہمیشہ دھوکہ دیتی ہے یا ہر ایک قسم کی شہادت انسانی جھوٹی ہے تو اس مطلب سے ہم اسے کبھی نہیں منظور کر سکتے کیونکہ یہ نتیجہ نہیں ثبوت طلب ہے یعنے اُنکو چاہیئے کہ پہلے ثابت کر دیں کہ ہر ایک قسم شہادت جھوٹی ہے پھر اُسے اپنی تقریر کا صغری بنا دیں ہم اسے منظور کرتے ہیں کہ کبھی کبھی انسانی شہادت جھوٹی بھی ہوا کرتی ہے تو بھی شہادت انسانی کبھی ایسی دیکھنے میں آتی ہے کہ بالکل اعتبار اور پذیرائی کے لایق ہے اور جو کہ ایسی یکساں اور غیر متغیر ہے جیسے نیچر کے قاعدے اس قسم کی شہادت پر ایک انسان دوسرے انسان کو عدالت کے ساتھ موت کے حوالہ کر دیتا ہے ایسی شہادت کے مندرجہ ذیل نشان ہیں +

(۱) یہ شہادت ایک ایسی بات پر ہو کہ وہ عبارۃً ممکن ہو مثلاً اگر کوئی کہے کہ دو اور دو کسی موقع میں پانچ نکلے تو یہ کبھی ہم نہ مانینگے لیکن ابھی تک کسی نے ثابت نہیں کیا کہ معجزہ ناممکن ہے +

(۲) شرط معتبر گواہی کی یہ ہے کہ وہ امر جس پر گواہی دیگئی آسانی سے تصدیق ہو سکتا ہو مثلاً اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نے ایک بھوت دیکھا تو یہ امر تصدیق نہیں ہو سکتا شائد دیکھا ہو شائد نہ دیکھا ہو اور کسی چیز کو دیکھکر بھوت سمجھ گیا ہو وہ معجزے جن پر مسیحی مذہب کی بنیاد ہے آسانی تصدیق ہو سکتے ہیں +

(۳) ضرور ہے کہ شہادت دینے والا ایسا ہو کہ امر شہادت سے پوری واقفیت رکھتا ہو یعنے اسکو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو یا کان سے سُنا عدالت میں دوسرے کی دیکھی ہوئی بات کی شہادت منظور نہیں ہوتی +

(۴) شہادت دینے والا ذی ہوش اور عاقل ہو +

(۵) ضرور ہے کہ شہادت دینے والا نیک نیت اور نیک چلن ہو +

جس شہادت میں یہ پانچوں شرط موجود ہوں وہ ہماری سمجھ میں ایسی ہی معتبر ہے جیسی ہماری اپنے حواس کی گواہی +

تیسری وجہ جو میں ہیوم صاحب کی تقریر کی ابطال میں پیش کرتا ہوں یہ ہے کہ صاحب موصوف کا یہ بیان کہ اعجازی قصہ میں نیچر اور انسانی شہادت باہم متنازعہ ہیں بالکل فرضی ہے اور یہ جھگڑا خواب و خیال اور اُنہیں کے دماغ میں پیدا ہوا ہے جھگڑا تب ہی ہو سکتا ہے جب نیچر کچھ کہے اور شہادت انسانی کچھ یہ ابھی تک ثبوت کو نہیں پہونچا یعنے یہ ابھی تک دکھلایا نہیں گیا کہ نیچر کہتی ہے کہ میرا قاعدہ بدلتا نہیں اور کبھی نہیں بدلا ہم نے پچھلے نمبروں میں بیان کیا ہے کہ معجزہ خرق عادت نہیں بلکہ ایسا فعل ہے کہ خدا تعالیٰ جو عادت کا بنانے والا ہے اُسکی قدرت سے ظہور میں آتا ہے نیچر کے قاعدے جیسے ہیں ویسے ہی رہتے ہیں معجزہ نیچر کے قاعدے کے باہر الٰہی قدرت سے پیدا ہوتا ہے وہ ایک نیا کام ہے اور جب وہ نیچر میں داخل ہو جاتا ہے نیچر کے قاعدے کے مطابق چلتا ہے +

ہیوم صاحب کی تقریر کی کمزوری بخوبی ظاہر ہو گئی اب میں ایسے ایک بات کا تذکرہ کرونگا جس سے اُنکی بے انصافی اور بے اخلاصی بھی ظاہر ہو جاویگی وہ کہتے ہیں کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر ہے نہ صرف اُنکے اپنے تجربہ میں بلکہ کل دنیا کے تجربہ میں یعنے نیچر حیثہ یکساں اور غیر متغیر پایا گیا ہے میں پوچھتا ہوں کہ یہ اُنکو کسطرح دریافت ہوا کہ ابتدائے عالم سے لگا کر اب تک کبھی نہیں بدلا یہ بات تو انسانی شہادت سے معلوم ہوئی ہوگی کیونکہ اور کوئی صورت گذشتہ خبروں کے معلوم ہونے کی عالم میں نہیں وہ خود مقر ہیں کہ انسانی شہادت متغیر اور جھوٹی ہے اعتبار کے لایق نہیں اور خود ہی شہادت سے نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا مان لیا ہے دیکھو اس موقع میں اُنکی بے انصافی اور بے راہ روی کہ نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا تو انسانی شہادت سے مان لیا لیکن معجزہ کا ہونا انسانی شہادت سے نہیں مانتے ایسا ہی عاقلانہ ہو تو اُسے سچا اور لائق اعتبار بنالیا اور دوسرے کے مطلب کی تائید میں اُسے جھوٹی اور غیر متغیر بنا دیا کیا یہ انصاف کی بات ہے ہرگز نہیں اور

ہم صاحب معترض کی تقریر کو قبول کریں تو معجزہ دنیا کے کسی قسم کے نئے وقوعہ یا نئے ایجاد پر یقین کرنا محال ہو جاویگا مثلاً ہم نجوں سیارہ کا وجود (جو چند سال سے ظہور میں آیا ہی) قبول نہ کرینگے کیونکہ پچھلے زمانہ کے لوگوں نے نہ اُسے دیکھا نہ سُنا نہ ہم تار برقی کے ایجاد کو منظور کرینگے کیونکہ پچھلے زمانہ میں نیچر کے قواعد میں پایا نہیں گیا حقیقت یہہ ہی کہ صاحب ممدوح نے یہہ اعتراض دل کی صفائی سے نہیں کیا اُن کے مصنفات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خود نیچر کے یکساں اور غیر متغیر ہونے کے قائل نہ تھے اِسی مضمون کے انجام پر جس میں اُنہوں نے معجزہ پر اعتراض کیا ہی صاحب موصوف نے یوں لکھا ہی میں اقرار کرتا ہوں کہ معجزہ یا خرق عادت ممکن اور انسانی شہادت سے ثابت بھی ہو سکتا ہی مثلاً اگر ہر ایک زبان کی ہر ایک تصنیفات میں یہہ بیان ہو کہ سواے سن عیسوی کی پہلی جنوری سے آٹھ دن تک کل دنیا میں اندھیرا رہا اور پھر اس عجیب بات کا تذکرہ لوگوں کی روایتوں میں پایا جاے اور پھر اُن ملکوں کے سفر کرنے والوں سے بھی اِس بات کی تصدیق ہووے تو بیشک حال کے زمانے کے عالموں پر فرض ہوگا کہ اِس بات کا یقین کریں لیکن اگر یہہ بیان ہو کہ یہہ معجزہ کسی مذہب کی تائید میں دکھایا گیا ہی تو ہم کبھی نہیں مان سکتے نہ اسکی دلیل کی جستجو کی طرف متوجہ ہونگے اِسکا سبب یہہ ہی کہ مذہبی معاملہ میں لوگ اکثر ایسی عجائبات کے بیان سے اِسقدر ٹھگائے گئے ہیں کہ کسی معجزہ کا ذکر مذہب کے ساتھ ہونا اُسکے جھوٹے ہونے کی کافی دلیل ہی +

اِس اقتباس سے صاف معلوم ہوتا ہی +

(۱) کہ ہیوم صاحب نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا باور نہیں کرتے

(۲) کہ انسانی شہادت معجزہ کی تائید میں قبول کر سکتے ہیں +

(۳) یہہ دونوں باتیں اُنکی نظر میں کسی مذہب کی تائید میں نہ قبول ہیں اِس سے صاف ظاہر ہی کہ اُنکا جھگڑا معجزہ کے ساتھ نہیں نہ انسانی شہادت کے ساتھ بلکہ صرف مذہب کے ساتھ ہی وہ آپ لامذہب تھے اور چاہتے تھے کہ ہر ایک انسان اُن کی پیروی کرے +

یہہ حال کچھ ہیوم صاحب سے مخصوص نہیں ہی بلکہ اکثر مخالفین معجزہ کا یہی حال ہی وہ معجزہ سے مخالفت کرتے ہیں نہ اسلئیے کہ نیچر کے قاعدے کے نہ بدلنے کا اُنکو یقین ہی بلکہ اسلئیے کہ اُن کا بیان ہر ایک الہامی مذہب میں مذکور ہوا اگر معجزہ کو مذہبوں سے الگ کر کے کسی علم یا تواریخ کے ساتھ بیان کریں تو غالب ہی کہ وہ اُسپر اعتراض نہ کرینگے وہ معجزے پر اسی غرض سے اعتراض کرتے ہیں کہ دنیا میں بے خدا اور بے دین ہو کر رہیں +

کاش میں تمہارے روبرو اُس آدمی کی بدحالی اور کمبختی کا بیان کر سکتا جو بے خدا اِس دنیا میں زندگی بسر کرتا ہی وہ بے چارہ نور بے اُمید ناخوش رہتا ہی اِس دنیا کی زندگی دُکھ درد سے بھری ہوئی ہی یہہ ہمیشہ بدلتی رہتی ہی کوئی بشر ہر وقت خوشحال نہیں رہ سکتا ہر ایک کے حصہ میں درد و رنج کا پیالہ ہی حسرت و اندوہ کا انواع و اقسام حالت پُر ملالت میں انسان کو جاے تسلی اور جاے پناہ نہیں اور کوئی اُسکی اُمیدگاہ نہیں بجز ذات واحد کے یعنے خدا کی ہستی اور پروردگاری پر یقین لانا جس آدمی کے دل سے یہہ یقین اُٹھ گیا وہ خدا سے بالکل جدا ہو گیا اُسکو کسی قسم کی تسلی اور اطمینان نہیں ملتی امتحان میں پڑنے کے وقت کوئی اُس کا دستگیر نہیں بنتا حضر میں سفر میں کوئی اُسکا یار نہیں محنت مصیبت میں کوئی اُسکا غمخوار نہیں کوئی دوست نہیں کہ اُسکی سُنے اور اُس سے رہائی دیوے کوئی حکیم نہیں کہ دُکھ درد میں اُسکی خبر لیوے نزع کی حالت میں وہ اکیلا ملک الموت سے لڑتا ہی موت کی تاریکی میں بے چراغ بھٹکتا ہی زندگی اور موت اور عاقبت میں بیخبری اور لاچاری کے سوا اُس کا بہرہ نہیں لیکن خوشحال و فرحناک وہ آدمی ہی جو خداوند پر توکل رکھتا ہی وہ کہتا ہی خداوند میرا چوپان ہی مجھکو کچھ کمی نہیں وہ مجھے ہری ہری چراگاہ میں بٹھلاتا ہی وہ راحت کے چشموں کیطرف میری رہنمائی کرتا ہی وہ میری جان پھیر لاتا ہی وہ اپنے نام کے لیئے مجھے صداقت کے راہوں میں لیئے پھرتا ہی اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں مجھے کچھ خوف و خطر نہیں کہ تو میرے ساتھ ہی تیری چھڑی اور تیری لاٹھی سے میرے دل کو تسلی ہی +

مراسلات

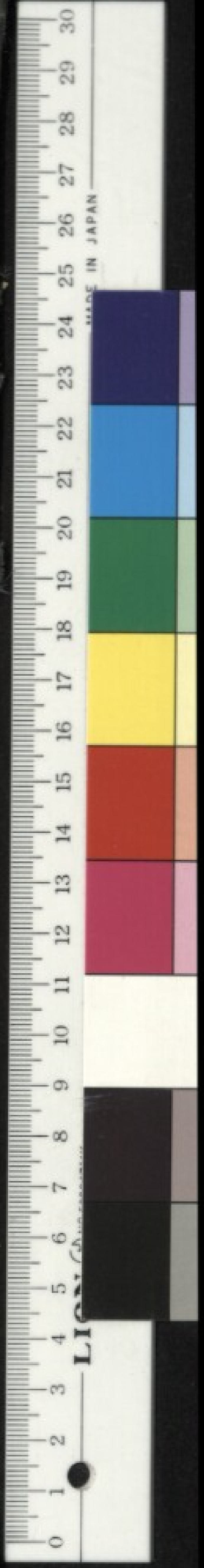
نظر اجمالی بر کتاب المسمّٰی تبیین الکلام فی تفسیر التوریت والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خانصاحب بہادر

مرقومہ

المتفقر الی اللہ الصمد ستیل یوسف حامل مسیحی

المقدمۃ العاشرۃ از حصہ اول

واضح ہو کہ یہہ کتاب بزبان اُردو اور انگریزی دونوں میں ایک ساتھ چھپی ہوئی ہی درمیان شہر غازیپور ۱۸۶۲ء میں مشتہر ہوئی ہی ناظرین جنہوں نے کتاب مذکور بحجیم خود ملاحظہ نہیں کی ہی ہرگز خیال نہ فرماویں کہ یہہ کتاب سید صاحب بہادر نے حسب عقائد ملت الاسلام کتب مقدسہ توریت و انجیل کی تفسیر و شرح لکھی ہی یا مغلق و عمیق الفاظ و مضامین کو حل کیا ہی یا یہہ کہ محمدیوں اور عیسائیوں کے اختلاف کو رفع کیا ہی جیسا کہ کتاب مذکور کے نام سے واضح و عیاں ہوتا ہی سید صاحب ممدوح نے کتاب مذکور کے مضامین و مطالب کے برعکس نام رکھا ہی سید صاحب بہادر نے کتاب مذکور میں کتب مقدسہ سابقہ توریت و انجیل پر اعتراضات کا ہجوم باندھا ہی اور اپنے تعصبی جوش و خروش کو ایک عجیب و غریب شکل میں دکھایا ہی اور یہہ بات ہماری کتاب مذکور کے غور کیساتھ پڑھے جانے سے ظاہر ہوتی ہی اگر سید صاحب بہادر قوی العزم اور مستقل ارادہ ہوتے تو کتب مقدسہ کی تعلیمات و ہدایات اور انبیاء مقربین کے ارشادات اور اُمم سابقہ اور ملل قدیمہ کے عقائد کے ساتھ دین محمدی کا مقابلہ کرتے تو صداقت محمدی دین کی خاص و عام پر ظاہر ہو جاتی مگر صاحب ممدوح نے اِس کوہ تاہ منزلی میں بھی قدم مبارک نہایت باحتیاط بلکہ پھونک پھونک کر رکھے ہیں اور ایسی رفتار اختیار کی ہی کہ جو اُن کے ہم مذہبوں میں سے کسی نے نہیں کی ہی جو باتیں سید صاحب نے برائے صرف ملت اسلام تحریر کی ہیں وے ملت اسلام سے بھی بعید ہیں اور محمدیوں کے عقائد کے مخالف ہیں چونکہ بوجہ شمار و اعداد فرق اسلامیہ سید صاحب بہادر کو بہت کچھ گنجائش ہی اور اُس میں تہتر فرقہ تو خود محمد صاحب ہی کے





بتائے ہوئے ہیں لیکن سید صاحب کا یہ رنگ و روپ چھپا چھپایا ہے چونکہ سید صاحب بہادر جس پہلو پر حق سمجھتے ہیں جا بیٹھتے ہیں چونکہ یہ تہتر فرقہ اہل اعتقاد اور جمیع اصول و فروع میں مختلف ہیں ایک دوسرے کے حامی و دشمن ہیں لہذا سید صاحب بہادر کو بہت کچھ خلعت و خطاب حاصل ہو چکے ہیں لیکن انکے زعم میں تو سید صاحب بہادر اپنے فرقہ کے پیشوا اور مقتدا ہیں +

یہ کتاب جسکی تبیین الکلام جو اسوقت میرے پیش نظر ہے کتب مقدسہ کی تفسیر ہرگز نہیں کہنا چاہیے توریت و انجیل کی تفسیر اسکو کہنا محض نادرست ہے سید صاحب بہادر نے کیوں اس کا نام تفسیر رکھا اور انکی غرض کیا تھی اس بات کا عیاں کرنا گویا ایسا ہے کہ ایک طول داستان کا آغاز کیا جاوے جسکا نتیجہ سوائے غاں غاں کے اور کچھ نہیں جو بات اسوقت پیش نظر ہے اسکو مختصر لکھتا ہوں یہ کتاب پوری نہیں لکھی گئی ہے محض دو جلدیں اسکی چھپکر شایع ہوئی ہیں حصہ اول میں سید صاحب بہادر نے دس مقدمات اور دو خاتمے لکھے ہیں دوسری جلد میں کتاب پیدایش یعنے توریت کے اول بارہ کے چند ابواب کے غلط سلط معنے لکھے ہیں انگریزی مفسرین کی طول طویل عبارتیں کبھی انگریزی میں اور کبھی یونانی و عبرانی وغیرہ میں نقل کرکے اپنا جوہر معلومات دکھایا ہے مگر نفس الامر میں سید صاحب کو علوم انگریزیہ و عبرانیہ و یونانیہ وغیرہ میں دخل ہے اور نہ کچھ انکی نسبت تجربہ ہے صرف سُنی سُنائی باتوں پر عمل ہے ماشاء اللہ جتنے مسلمان ہیں انکا انگریزی بولنا دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ انگریزی دان ہیں کیونکہ یہ انگریزوں کی صحبت کا طفیل ہے ہمکو بہت عرصہ سے انتظار تھا کہ سید صاحب بہادر اس تفسیر کو ختم کرینگے اور جس میدان تحقیق میں قدم رکھا ہے اسکو انتہا تک طے کرینگے مگر اب تک یہ میدان ادھورا ہی رہ گیا ہے سید صاحب بہادر نے اس ذمہ داری کو کمال تک نہ پہنچایا انکے نائب و جانشین نے انکا ایک کتاب حمایت الاسلام میں لکھی ہے اور زبان انگریزی میں چھپوایا ہے میں اور دعویٰ لاجوابی کا رکھتے ہیں سید صاحب بہادر نے تفسیر مذکور کو ادھورا فقط اسیواسطے نہیں چھوڑا ہے کہ سید صاحب بہادر کو اتنے مدید زمانہ میں موقع فرصت نہیں ملا ہے بلکہ وہ زمانہ ہی جاتا رہا اور جو موقع انکو درکار تھا وہ حاصل ہو گیا علاوہ اسکے جو کچھ کہ پونجی سید صاحب کے پاس تھی وہ صرف ہو چکی اور جو متاع کیسہ شریف میں جمع تھی وہ خرچ ہو گئی اب کیا لکھتے خالی کیسہ جھن جھنا کر رہی سہی عزت بھی برباد کریں یا یوں کہیں کہ جسقدر سید صاحب بہادر کے عمل میں اعتراضات و تنقیدات کا ہجوم و غلبہ تھا وہ کل گیا اور جن مقدمات بحث کو مولف اعجاز عیسوی نے حاصل کیا تھا انکی پیشی اور تقدیم و تاخیر سے حاصل کر چکے ہیں مولف اعجاز عیسوی سے افزوں یا ہر مگر جو کام سید صاحب بہادر نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ مولف اعجاز عیسوی نے مساعی کے ساتھ اعتراضات پیش کئے سید صاحب نے حکمت حکیمانہ اور حجت زمانہ پیش نظر رکھکر ہم کو یہ وہم و خواب جانا اور غبار تعصب کو ایک عجیب و غریب پیرایہ میں صاف کیا تا ہمو تحمل ہونہار اور برعکس اور نتیجہ پیدا ہو میری غرض یہ نہیں ہے کہ سید صاحب بہادر کے ہر ایک مقدمہ و بحث کا مفصل جواب با صواب تحریر کروں کیونکہ اگر جواب لفظ بلفظ لکھا جاوے تو ناحق طول طویل ہوگا اور اوقات ضایع ہونگی اور کچھ نتیجہ مترتب نہیں ہوگا سید صاحب بہادر نے خود تحریر میں اوقات ضایع کی ہے اور لایعنی تحقیقات کو پیش کیا ہے +

میرا ارادہ محض یہ ہے کہ از راہ ہمدردی سید صاحب کی اس تحریر پر اپنا افسوس ظاہر کروں تاکہ ناظرین جان لیویں کہ سید صاحب کس قسم کی تحقیقات رکھتے ہیں اور انکے خیالات کسقدر سچائی و حقیقت سے بعید ہیں مجھے نہایت افسوس ہے کہ سید صاحب نے باوجود دعوی تحقیق ہر حق سے کسقدر کنارہ کشی کی ہے اور خوض نجات اور سب باتفضلات سے چشم پوشی کی ہے سید صاحب کے اس اغماض سے عیاں ہے کہ دیدہ و دانستہ چشمہ حیات سے انکار کیا اور لب دریا سے تشنہ دہن اور خشک کام رہے +

باقی آئندہ

مولوی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

تیسری مشکل

کوئی مذہب حق و من جانب اللہ نہیں ہے

۱۔ بمقدمہ مقابل مذہب حقہ الہیہ بقدر مذاہب کثیرہ و غیر حقہ کا ایجاد و شایع ہونا ہرگز ممکن نہ تھا جیسا کہ مقابل سکہ و شاہیہ مجاریہ گورنمنٹ دنیویہ کوئی جعلی سکہ و شاہیہ ہرگز ایجاد و شایع نہیں ہو سکتا +

۲۔ اگر بفرض اسکے کوئی مذہب واسطے افادہ عقبی جمیع بنی آدم کے منجانب اللہ تجویز ہوا ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اسکے اقبال و اعتقاد سے کوئی منکر و مستغنا ہو سکتا جبکہ اس ربی نے آسمان و زمین و چاند و سورج مخلوقہ المفید الدنیا کے استفادہ سے کسی کو انکار و استغنا نہیں +

۳۔ ممکن نہیں کہ بخلاف احکام و احکام صورہ و مصدرہ گورنمنٹ دنیویہ گورنمنٹ عالیہ الہیہ کی مصدرہ چند رسل و رسائل کے اتباع سے اکثر لوگ منکر رہ سکتے +

۴۔ کسی مذہب و اسکی کتاب میں اُسکے اثبات حقیت پر کوئی دلیل بدیہی غیر مجادت ثابت نہیں پائی جاتی (دیکھو تنبیہ التعصبین صفحہ ۵۷)

بیشک اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا نے انسان کو صاحب مذہب پیدا کیا۔ ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ یہ بات دنیا کے ہر فرد بشر سے انسان میں پائی جاتی ہے۔ اور پھر اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ انسان نے اُس مذہب میں اختلاف ڈال دیا ہے کہ ایک طریقہ دوسرے کا مخالف ہو گیا ہے۔ اب اس میں یہ بات قابل غور ہے کہ جس حال میں خالق نے اُسے ایک طریق پر چلا دیا تھا اور نہ ان اپنی طبیعت سے اُسکا پیرو اور شاہد رہا ہے۔ تو پھر کیونکر انسان اس عالم کو ضایع کر سکتا تھا اور اسکو چھوڑکر اپنے اپنے طریقوں کا معتقد ہوا کیونکر ممکن تھا؟ اگر ناممکن تھا تو بے شک اور سب مذہب جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ اسپر سوچو کہ اگر ناممکن تھا تو اسقدر مذاہب ہرگز ایجاد نہو سکتے۔ ناممکن وقوع میں نہیں آتا۔ پس جس بات کو آپ ناممکن کہتے ہیں واقعات اُسے ناممکن ثابت کرتے ہیں۔ کیونکر ممکن تھا؟ جواب۔ اگر یہ شاں ممکن تھا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ دیکھو خدا نے انسان کو ایک مذہب دیکر اُسے اختیار بیا آزادگی بخشی کہ اُسکی پیروی کرے خواہ نہ کرے۔ بغیر اس آزادگی کے انسان کے لئے مذہب مذہب نہوتا اور عبادت عبادت نہوتی۔ ایک غیر ناطق ہدایت سے اپنا پیٹ بھرتا ہے یا حیوان کرتے ہیں۔ اس شجر کی جس شے کیطرف نگاہ کرتے ہیں وہ اپنے ضروری قانون سے بندھی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ ہر ایک شے کا ایک قانون ہے اور ضرورت کا اُن پر ایسا زور ہے کہ وہ بالکل بے تمیز ہیں۔ جو قانون انکی نسبت قائم ہوا وہ ایسا ہوا ہے کہ اُس سے انحراف نہ کر سکیں ضرور اُسی طریق پر چلتے جاویں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ تجاوز کرنا نہیں جانتے مثلاً آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی اپنی گردش وغیرہ سے تجاوز کر سکیں یا کرنے کا خیال ہی کریں۔ ان کی

سرشت ہی میں نہیں ہے کہ ایسا کریں بلکہ جیسا طرح لازم ہے ویسے ہیں جیسا شروع میں اُنکی نسبت ٹھہرا دیا گیا تھا۔ یہی حال زمین کا ہے اور ہر چیز کا ہے۔ اُنمیں سوائے انسان کے ہے۔ مگر اس عالمِ ضرورت میں ایک عالمِ آزادگی ہے کہاں ہے؟ وہ انسانوں کا عالم ہے جسمیں آزاد مرضی فرمانروا ہے اور اُسکے قوانین اخلاقی ہیں جن سے انسان تجاوز کرنے یا جنکی اطاعت کرنیکی پوری آزادگی رکھتے نظر آتے ہیں۔ انسان کا آزاد ہونا ایک بدیہی امر ہے۔ حرارت نار سے بڑھکر ہے کیونکہ انسان بین ہے۔ ایسی حقیقت ہے جس سے کسیطرح انکار نہیں ہو سکتا۔ انسان کے لیئے یہہ فطرتی قانون ہے کہ جو کچھ کرے اپنی آزادگی سے کرے جیسا اور چیزوں کے لیئے ہے کہ ضرورت کے بس میں ہیں۔ اور ہر ایک انسان بغیر آزادگی کی تعلیم پانے کے آزادگی سے کام کرتا ہے۔ بغیر اس آزادگی کے انسان چاہنے اور نہ چاہنے کا خیال تک نہ کر سکتا۔ ہاں اُسی حال میں اُسکی فطرت کا یہہ تقاضا ہی نہوتا۔ اور اگر کرتا تو ایک ہی قسم کا خیال کرتا جیسا حیوان کرتے ہیں۔ پس اس راہِ حق کے مقابل میں مختلف طریقے ایجاد کرنا بسبب آزادگی کے انسان کے لیئے ممکن تھا۔ یہی سبب ہے کہ مذہب طبعی کے اصولوں کو مانتا اور نہیں مانتا ہے اور اُنکے برخلاف بھی کرتا ہے۔ خدا ہی نے یہہ آزادگی انسان کو بخشی کہ اُسکے حکم کو مانے خواہ نہ مانے اور بموجب اُسکے ہر نیت کے انسانوں نے نہ ماننا پسند کیا۔ اور مختلف طریقے ایجاد ہوئے۔ جنکے سبب سے آپ کہتے ہیں کہ کوئی مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ بیشک جو کچھ انسان نے سوچا اور مانا ہے وہ اُسکی اپنی عقل کی طرف سے ہے۔ اور بس۔ اور جس حال کہ خدا نے انسان کو مرضی کا آزاد اور ازاں موجب فعل مختار بنا دیا۔ فی الحقیقت اُسے وہ فضیلت بخشی جو سوائے خالق کے کسی اور مخلوق میں نہیں ہے۔ تو خدا جبراً اُسے سچائی کی راہ پر قائم نہیں رکھتا اور نہ اُسطرف زبردستی کھینچتا ہے اُسکی آزادگی اُس سے نہیں چھینتا ہے اس سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ زمین کی روزانہ گردش اور انسان کے فعلوں میں کیوں اور کیا فرق ہے۔ ہاں معلوم کر سکتے ہو کہ دن اور رات بار بار کیوں راہ سے بے راہ نہیں ہوتے کیوں از خود نہیں پہنچتے اور کیوں انسان خود بخود گمراہ ہوتا ہے +

رہی یہہ بات کہ احکام و سکہ گورنمنٹ دنیوی کے مقابل جو کہ جعلی اور جعل نہیں ہو سکتے سو واضح ہو کہ اُن احکام کے ساتھ پہلے ہی سے ایسے تعلقات ہوتے ہیں جو رعایا کی آزادگی کو قید کرتے ہیں۔ اور شہنشاہ حاکم عمل کرواتے ہیں۔ جہاں زور اور کمزوری ہیں وہاں کمزور کا یہی حال ہوتا ہے۔ زور آور دشمن یا افسر کا خوف اور پھر اُس کا نزدیک ہونا ایسی تعمیل کا موجب ہوتا ہے۔ خیال کرو کہ نیچر کے وہ قوانین جنہیں جسمانی کہتے ہیں کیوں انسان اُن کے برعکس نہیں چلتا؟ اسلیئے کہ اُن کے تجاوز کی سزا ساتھ ہی لازمی ہوتی ہے۔ پس وہ احکام نیچر جن سے انسان تجاوز نہیں کرتا۔ قریباً اسی قسم کے ہو جاتے ہیں مگر پھر بھی دیکھیئے کہ آپ کی یہہ باتیں کچھ وسعت نہیں رکھتیں ہندوستان میں تو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے سکہ و شاہی و احکام کے برخلاف جعلی سکہ اور غیر احکام کا کوئی رواج نہیں دیسکتا مگر کیا سبب ہے کہ انگلستان کے احکام و سکہ اہل امریکہ نہیں مانتے۔ روس کے احکام روم کیوں نہیں مانتا؟ اسلیئے کہ ان میں سے ایک دوسرے پر وہ تسلط نہیں رکھتا جو مہاراجہ جموں اہل کشمیر پر رکھتا ہے۔ ہاں وہ اپنے تئیں آزاد جانتے اور کوئی خوف نزدیک نہیں جو اُنکی آزادگی کو قید کرے پس کہیئے کہ آپ کی نظیروں کا کہانتک اعتبار کریں +

اب برخلاف انتظام شاہانِ دنیوی کے دیکھو کہ خدا نے انسان کو آزادگی دیکر ایسا انتظام نہیں کیا کہ اُسکی آزادگی کم یا قید کر ڈالے ہمیشہ انسان کی آزادگی کو موقع دیکر سلوک کرتا رہا ہے۔ اور سوائے اُمید عقبیٰ اور سزائے دوزخ کے کوئی اور قید نہیں لگائی ہے۔ مگر انکی نسبت بھی انسان کو آزاد ہی رکھا ہے۔ آرام کے لیئے کوشش کرے خواہ عذاب کے لیئے اختیار ہے جسکو چاہے پسند کرے۔ یاد رہے کہ یہہ باتیں اگرچہ انسان کی طبیعت کو اپنی اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں تاہم دوسری زندگی میں حاصل ہونے والی ہیں لہذا آزادگی کو قید نہیں کرتیں۔ اور پھر اگر خدا کی طرف سے الہامی ہدایت اور تنبیہ ہوئی تو اس سے بھی انسان کی آزادگی کو صدمہ نہیں پہونچا ہے۔ اور خیال کرو کہ خدا نے اس مرضی کے آزاد اخلاقی قوانین کی تعمیل کروانے یا ترغیب دلانے کے لیئے کیسی سپاہ تیار کی۔ ایسی نہیں جو انسان کی آزادگی کو مثل دنیاوی بادشاہوں کی تلواروں اور سنگینوں اور توپوں وغیرہ سے بند کر کے تعمیل کروائے۔ چنانچہ مختلف مذاہب کا ہونا اس بات کا موجودہ ثبوت ہے کہ خدا نے انسان کو جسطرح اُس نے اپنی آزادگی کے رو سے کرنا چاہا کرنے دیا۔ پس ظاہر ہے کہ کیوں دنیا میں اسقدر مذاہب ہیں۔ آزادگی انسان کے لیئے قانونِ قدرت ہے اور اُس قدرت کا بانی اُسے نہیں چھینتا +

اور بھی معلوم ہو کہ اگرچہ گورنمنٹ دنیاوی اپنے احکام کے مقابل میں غیر احکام رائج ہونے نہیں دیتی مگر مذہبی معاملات میں تو آزادگی ہے۔ جو کچھ جس کا جی چاہے سوچے اور مانے۔ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔ ہمارے مولوی محبوب شیخ صاحب کا یہہ آزادانہ خیال ہی اس بات کا ثبوت ہے۔ لہذا مذہبی آزادگی کے مقابل میں دنیاوی بندش پیش کرنا اور اس سے منتج کر لینا کہ اختلاف مذہبی دلیل اس بات کی ہے کہ کوئی مذہب خدا کی طرف سے نہیں بالکل نازیبا ہے۔ اسکے ساتھ یہہ بھی یاد رہے کہ اگرچہ سکہ و شاہی کے مقابل جعلی سکہ و شاہی رائج نہیں ہو سکتا مگر اخلاقی امور میں آپ بھی جانتے ہیں کہ لوگ کیسی آزادگی سے کام لیتے ہیں۔ حسب ضرورت اس آزادگی کا اور بھی بیان کیا جائیگا +

باوجود اس آزادگی کے خالق نے انسان کو یہہ خلاف اور غلطی رفع کرنے کے لیئے بہت فرمایا۔ اُسکے خطرے سے آگاہ کیا ہے سمجھایا ہے ترغیب دی ہے اور دھمکایا بھی ہے اور وعدے بھی کیئے ہیں۔ پھر بھی لطف یہہ ہے کہ انسان آزاد ہے کہ اس مژدۂ آسمانی کو مانے یا نہ مانے۔ انسان کو یہہ آزادگی دیکر خدا نے اُسے اُسکے کاموں کا جوابدہ ٹھہرایا ہے۔ ہر کام کے لیئے ایک وقت ہے اب آزادگی کے دن ہیں پر جوابدہی کا وقت بھی ہوگا۔ آزادگی اور جوابدہی جدا نہیں ہو سکتے۔ سو خداوند تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے اُس کی جوابدہی کا ذکر کیا اور اُسکی آزادگی کو نہیں روکا ہے +

مگر آپ کی ایک اور روک ہے جس کے سبب سے کسی مذہب یا اُسکی کتاب کی حقیقت ثابت نہیں ہو سکتی یعنے وہ بدیہی ثبوت مثل حرارت نار کے نہیں رکھتے +

میں مان لیتا ہوں کہ کسی کتاب الہٰی کے لیئے ایسا ثبوت پیش ہو سکتا



متحمل ہے۔ ہر ایک امر جو مثل حرارت نار بدیہی ہو وہ ثابت ہے۔ اسکی حقیقت کا یقین لازمی ہے۔ ماضی اور حال اور مستقبل اُسے دگرگون نہیں کرتے یعنے جو صداقتیں گویا دائمی ہیں وہ ہمیشہ ہر زمانہ میں یکساں ثابت ہیں۔ کسی مذہبی کتاب کا یہہ حال نہیں ہے۔ پر کیا آپ یہہ فتویٰ دیکر ثابت کر سکتے ہیں کہ جو بات ایسی بدیہی طور سے ثابت نہیں وہ جھوٹی ہے اور واقعی نہیں ہوئی یا نہیں ہوتی؟ یہہ کہنا کہ سوے بدیہی باتوں کے انسان کسی اور امر کی حقیقت کو نہیں مان سکتا انسان کے لیئے وہ قید ہے جو خالق نے نہیں لگائی صرف آپکی تجویز ہے اور واقعات کے برخلاف ہے اور اسلیئے غلط ہے کیونکہ ایسے امور بھی ہیں جو ہو گذرے ہیں اور بدیہی نہیں مگر حق حق ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ صداقتیں دو قسم ہیں ایک بدیہی دوسری اتفاقی یا تواریخی کل اپنے جزو سے بڑا ہے پہلی قسم میں داخل ہے اور نپولین نے روس پر حملہ کیا دوسری قسم یعنے اتفاقیہ امر ہے۔ مقدم بدیہی ہے اُس سے انکار نہیں ہو سکتا اُس کا برخلاف صریحاً نامعقول ہوتا ہے اور موخر سے انکار ہو سکتا ہے اور اُسکا برخلاف سچ ہو سکتا ہے۔ پس صداقتوں میں یہہ فرق ہے اور ایسا ہی فرق اُن کے ثبوت میں ہے مگر یہہ غلط بات ہے کہ جس صداقت کے ساتھ بدیہی ثبوت نہو وہ صحیح نہیں۔ وہ بھی سچ ہے اور اپنی سچائی کے ثبوت رکھتی ہے۔ بندہ کا خیال ہے کہ پہلے ہر ایک صداقت بدیہی ثبوت رکھتی ہے مگر اُن میں سے وہ جن کا ہونا اتفاقیہ ہے ماضی اور حال کے دایرہ میں آجاتی ہیں۔ اور تب موجودہ نسبت اُنہیں گذشتہ کہتی ہے۔ اور معترض کہتے ہیں کہ وہ سچی نہیں ہو سکتیں!!! چنانچہ دیکھیئے کہ وہ جنہوں نے نپولین بوناپارٹ کو دیکھا اُنکے لیئے اُسکی ہستی بدیہی امر تھی۔ وہ اُسکی ہستی کی حقیقت کے یوں قایل تھے جسطرح ہم تم اور سب اپنی اپنی ہستی کے ہیں مگر جب اُس شہنشاہ کو اس زمین پر سے گذرے کچھ بھی مدت ہو گئی تو وہی شخص تواریخی امر ہو گیا ہے اور ہمارے اور تمہارے لیئے وہ ہستی بدیہی امر نہیں ہے اور ہم تم بھی اپنے اپنے انتقال کے بعد اپنے ہمعصروں ہی میں ایسے ہی ہونگے تو کیا نپولین کا اور تمہارا اور ہمارا اس زمین پر ہونا جھوٹ ٹھہریگا۔ نہیں صاحب پھر بھی ثابت ہو سکیگا مگر پھر ثبوت بدیہی نہوگا جیسا ہمارے لیئے نپولین بادشاہ کا ہونا بدیہی طور سے ثابت نہیں ہے تو بھی قابل ثبوت ہے۔ ہاں اُسکی حقیقت ثابت ہو سکتی ہے۔ پس انجیل برادر الہامی کتاب سے کہیں اس وہم میں انکار نہ کرنا اُسکی حقیقت ثابت ہو سکتی ہے بلکہ ثابت ہو چکی ہے +

اب آپ معلوم کریں کہ آپ کے سوال حقیقتوں کے برخلاف ہیں اور جو قول یا خیال ایسا ہو اُسکی بطالت مثل حرارت نار کے بدیہی ہے سو بھائی کچھ ہوش کرو۔ خدا فضل کرے + راقم

بسرور ضلع سیالکوٹ	بندہ جی۔ ایل ٹھاکرداس

بھاری سر اور بوجھل پیٹ وڈزینیل پلز لینے سے رفع دفع ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبی ۵ بیلنس ادکلاں ڈبی کی قیمت ایک شلنگ بمقام بمبئی۔ بی۔ ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے مل سکتی ہے +

اخبارات تار برقی

بمبئی ۱۱ جولائی۔ سورت میں طوفان کے پھر آنے کا احتمال ہے لگاتار سخت بارشوں کے باعث دریا تاپتی پھر چڑھ گیا ہے۔ اب وہاں ۳۰ فٹ طغیانی ہو چکی ہے +

صاحب کلکٹر نے بھوساول کے لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ پانی تاپتی کے کنارے سے اُچھل کر ایک وسیع سطح زمین پر پھیل گیا ہے +

گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے کی مرمت از حد مشکل ہو رہی ہے کیونکہ ابھی تعمیر شدہ کام کو پھر بہا لیگئی ہے +

شملہ ۱۱ جولائی۔ آج کی کونسل وضعان آئین و قوانین میں خفیف سے معاملات پیش ہوئے۔ مسٹر البرٹ صاحب نے سردار کرپال سنگھ صاحب اور ریاست کپورتھلہ کے معاملات پیش کیئے +

ہندوستان کے دیسیوں کے تارک الوطنوں کا مسودہ جس کمیٹی کے سپرد ہے اُس میں مسٹر کوئنٹن صاحب شامل کیئے گئے ہیں +

کونسل ایک ہفتہ کیواسطے ملتوی ہوئی +

لنڈن ۱۰ جولائی۔ آج بعد دوپہر کے ہوس آف کامنس میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ سیڈا غاسکر میں جو بچیدہ معاملہ وقوع میں آیا ہے اُسکی خبر سرکاری طور پر سے اس طرح پہنچائی ہے کہ برٹش کانسل کا سکریٹری افسر کے روبرو دھکیلا گیا۔ فرانسیسی بحری کمانڈر نے برٹش کانسل کو حکم دیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر شہر چھوڑ جاوے حالانکہ وہ علیل تھا اور اسی حالت میں فوت ہو گیا اور جس جہاز کے افسر اسکی تجہیز و تکفین میں شریک ہونے کیواسطے گئے اُنکو پھر سوار ہونے کی اجازت نہ دیگئی +

ٹماٹیو کے انگریزی پادری بھی اسیر کر لیئے گئے اور کانسلوں کے جھنڈے اُتار دیئے گئے۔ برٹش گورنمنٹ نے اِن کارروائیوں کی گورنمنٹ فرانس سے کیفیت طلب کی ہے +

طہران ۱۱ جولائی۔ روس اور فارس میں سرحد کے تصفیہ کیواسطے جو عہدنامہ ہوا ہے اُسکی بیان کر تصدیق ہوگئی ہے مگر شاہ ماسکو تسلیم کر نیکا مجاز ہے +

رنگون ۱۲ جولائی۔ ایک جرمن جہاز ہیرون نامی جو کلکتہ سے کیپ کو روانہ ہونے والا تھا بادبہاری کے طوفان سے ٹوٹ جانیکے باعث تباہ ہو رہا ہے +

غالی کے قحط کے باعث چاولوں کی خاک کے کئی ایک جہاز لدے گئے ہیں +

شکاگو ۱۲ جولائی۔ امریکہ کی گیہوں کی فصل کا تخمینہ ۴۲ کروڑ ۵ لاکھ بُشل کیا گیا ہے +

شملہ ۱۲ جولائی تازہ ترین اکسٹرا آرڈینیری گزٹ میں مشتہر ہوا ہے کہ جناب حضور ویسرائے نے سرکاری کام کیواسطے چار روپیہ فیصدی پر ۲ کروڑ روپیہ قرض لینے کا ارادہ مصمم کیا ہے اس قرضہ کی قیمت شرایط ۱۸۶۵ع کے ۴ فیصدی پرامیسری نوٹوں کے مطابق ہونگی۔ درخواستیں بخدمت صاحب کنٹرولر جنرل ۵ سو روپیہ یا اُسکی زر و انتال کیواسطے ۲۴ اگست تک آنی چاہئیں۔ اس قرضہ کی شرایط در درخواستوں کی موصولی اور قرضہ کی تقسیم حسب معمول ہوگی +

لنڈن ۱۲ جولائی۔ کل رات کو ہوس آف لارڈ میں لارڈ گرینول صاحب نے بیان کیا کہ میڈا غاسکر میں کنگ کی روانگی کے حکم کی نسبت کسی قسم کا بیان بے موقع ہے کیونکہ ابھی کچھ شک نہیں کہ فرانس اپنی کردنی کی اصلاح کریگا +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع

ضلع دہلی۔ بارش ½ ۲ انچ ہوئی صحت اچھی ہے۔ نرخ کم ورش ہوتا رہا ✚

ضلع جالندھر۔ بارش نہیں ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع امرتسر۔ قلیل بارش ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع سیالکوٹ۔ بارش ایک انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع فیروزپور۔ بارش ایک انچ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ نرخ کسیقدر گراں ہو گیا ہے ✚

ضلع لاہور۔ قلیل بارش ہوئی۔ ۵۰ شخص مرض ہیضہ میں مبتلا ہوئے جن میں سے تین مر گئے۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع راولپنڈی۔ بارش ½ انچ ہوئی صحت عمدہ ہے نرخ روبارزانی ہے ✚

ضلع شاہپور۔ بارش کل ضلع میں ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ روبارزانی ہے ✚

ضلع ملتان۔ بارش ½ ۱ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں۔ بارش ½ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل ربیع درود ہو چکی۔ نرخ بدستور ہے ✚

ضلع پشاور۔ بارش ½ ۱ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ گراں ہوتا جاتا ہے ✚

کیفیت عام

قریباً ہر ایک ضلع میں تھوڑی بہت بارش ہوئی۔ لیکن ابھی اور بارش کی ضرورت ہے۔ سوائے اضلاع دہلی و لاہور کے صحت اچھی ہے کاشت فصل خریف ہو رہی ہے اُمید کہ امسال یہ فصل بہت اچھی ہوگی ✚

لودیانہ

ہفتہ حال میں بارشوں کی عجیب کیفیت رہی ہے تمام ہفتہ میں ایک روز بھی بارش سے خالی نہیں گیا ہے اور دو روز تو اس قدر زور شور کی بارش ہوئی ہے کہ جس سے چاروں طرف جل تھل نظر آنے لگے ہیں۔ اور شہر میں مکانات بھی بارش کے صدمہ سے بہت گر گئے ہیں۔ گرجا گھروں کی بڑی خیریت گذری ہے ✚

کہتے ہیں کہ جنگی اور پولیس کے سپاہیوں میں اس درجہ نفاق پیدا ہو گیا ہے کہ اس نفاق کے بدولت غریب رعایا کے لوگ بھی مار کھاتے ہیں سننے میں آیا ہے کہ پرسوں شام کو جنگی سپاہیوں نے چند پولیس کے سپاہیوں کو خوب ہی مارا اور جب پولیس والے بھاگ گئے تو چھ سات آدمی جو جنگی سپاہیوں کے ساتھ ہمراہ نہ تھے پیٹے گئے۔ حکام ان معاملوں کا بندوبست جلد کریں تو اچھا ہے ورنہ یہ معاملہ بہت ہی خراب ہو جائیگا ✚

گھر میں نہیں رہتے

رفان رمیش ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے جھینگے اور گھوس کھٹمل کھیوے اور ہر طرح کے کیڑے مکوڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں اور یہ دوا اسطام بیجی بدوکان بی ایس سیٹن کمپنی جنرل ایجنٹ مل سکتی ہے اور اُسکی فی ڈبی ۱ روپیہ کو فروخت ہوتی ہے ✚

اشتہار

بشیر نسواں حصہ اول و دوم

{ اس رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب
اولاد کے گھر میں رہنا چاہیئے }

یہ جدید طرز کا نادر رسالہ جو عورتوں کے لیے بمنزلہ دایہ اور جوانوں کے لیے بمنزلہ طبیب ہے بچوں کی پرورش کے عمدہ اور باقاعدہ طریقے الدین کو سکھلاتا ہے حضرت تعلیم پنجاب و بنگال و حیدرآباد وغیرہ نے اسکی قدر کی ہے قیمت فی حصہ ۱۰ ... محصول مقرر ہوا ور بالفعل دو حصے تیار ہیں ✚

المشتہر

زبدۃ الحکما الحکیم حافظ فخر الدین مولف کتاب بشیر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار

خادموں کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن کے علاقہ پسرور میں کثرت کام کے سبب چند دیسی واعظوں کی ضرورت ہے معمولی لیاقت کے آدمی درکار ہیں۔ ایسے جو دیہوں میں کام کرنے سے نفرت نہ کرتے ہوں۔ مگر روحوں کی نجات کے عاشق ہوں وہ ورد میں خواہ کیسی ہی ہوں جن برادران کی درخواست پسند خاطر ہوگی اُن سے ماہوار کا بندوبست کیا جاویگا درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس معہ اچھی اسناد کے بھیجی جاویں ✚

المرقوم ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۳ع

المشتہر

پادری جی ایل ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ

اشتہار

ایک مسیحی دیندار عورت جس کی عمر بہت زیادہ نہ ہو تخمیناً ۳۰ یا پچیس سال ہو شفاخانہ زنانہ امریکن مشن پٹھانکوٹ کے لیے ضرورت ہے۔ اُردو یا رومن اُردو بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہو۔ تنخواہ ۱۰ روپیہ ماہواری اور مکان علاوہ دیا جائیگا۔ درخواست جانسیں میم صاحبہ یعنی مس ہیوئی گارڈن صاحبہ مہتمم شفاخانہ زنانہ سے کرنی چاہیئے ✚

المشتہر

عزیز الحق واعظ انجیل پٹھانکوٹ
ضلع گورداسپور

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وزیر سنگھ کے اہتمام سے چھپا